

2

مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے

۲ مئی ۲۰۰۳ء مطابق ۲ ہجرت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)



☆..... دعا کے بغیر ایک مومن ایک لمحہ کے لئے بھی زندگی گزارنے کا تصور نہیں کر سکتا۔

☆..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت..... آج پوری دنیا میں

سوائے اس جماعت کے اور کہیں یہ اظہار نہیں مل سکتا۔

☆..... دعا اور حمد کے ساتھ اعلیٰ مثالیں رقم کرنے کا عہد۔

☆..... اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو خلافت سے وابستہ رکھے۔

☆..... ایم۔ ٹی۔ اے کی نعمت۔

☆..... مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے۔

تشریح و تعوذ کے بعد حضور نور نے سورۃ البقرۃ کی حسب ذیل آیت تلاوت فرمائی

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ. وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا. وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ. لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلًا بِالنَّبَأِ بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمْ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۴۴)

اور ہم ان کے سینوں سے کینے کھینچ نکالیں گے ان کے زیر تصرف نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں یہاں پہنچنے کی راہ دکھائی جبکہ ہم کبھی ہدایت نہ پاسکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ یقیناً ہمارے پاس ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث ٹھہرایا گیا ہے بسبب اُس کے جو تم عمل کرتے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحق تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو۔ اور اپنی مشیت کے مطابق احسان کیا ہو۔ اور حقیقت حمد کما حقہ صرف اسی ذات کے لئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبداء ہو اور علی وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے، نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے۔ اور حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں۔ اور وہی محسن ہے اور اول و آخر میں سب احسان اسی کی طرف سے ہیں۔ اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اس دنیا میں بھی، اُس دنیا میں بھی۔ اور ہر حمد جو اس کے غیروں کے متعلق کی جائے اس کا مرجع بھی وہی ہے۔..... اللہ تعالیٰ نے لفظ حمد میں ان

صفات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو اس کے ازلی نور میں پائی جاتی ہیں۔“

(اعجاز المسیح - ۱۲۵ تا ۱۲۷ - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۹)

دعا کے بغیر زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا

دعا کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے کہ جس کے بغیر مومن ایک لمحہ کے لئے بھی زندگی گزارنے کا تصور نہیں کر سکتا اور جب مومن کی دعا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی وجہ سے قبولیت کا درجہ پاتی ہے تو پھر بے اختیار مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگتا ہے۔ گزشتہ دنوں جس طرح پوری جماعت کیا بچہ اور کیا بوڑھا، کیا مرد اور کیا عورت، کیا غریب اور کیا امیر، اللہ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے جھکے اور اپنی ذات سے بے خبر ہوئے اس کے حضور اپنا سر رکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیاری جماعت نے جس خوشی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کیا ہے وہ اس جماعت کا ہی خاصہ ہے۔ آج پوری دنیا میں سوائے اس جماعت کے اور کہیں یہ اظہار نہیں مل سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اس دور میں یہی نشان کافی ہے لیکن ’گردل میں ہو خوف کر دگار‘ اللہ تعالیٰ مومنوں کی جماعت کو جب اگلے جہان میں جنت کی بشارت دیتا ہے تو اس کے نظارے صرف بعد میں ہی کروانے کے وعدے نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں بھی اخلاص، وفا اور پیار کے نمونے دکھا کر آئندہ جنتوں کے وعدوں کو مزید تقویت دیتا ہے۔ اس کے نظارے روزانہ ڈاک میں آجکل میں دیکھ رہا ہوں۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ کس طرح ایک شخص جو سینکڑوں ہزاروں میل دور ہے صرف اور صرف خدا کی خاطر خلیفہ وقت سے اظہار محبت و پیار کر رہا ہے اور یہی صورت ادھر بھی قائم ہو جاتی ہے۔ ایک بچگی کی رو کی طرح فوری طور پر وہی جذبات جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ الحمد للہ، الحمد للہ۔

دعا اور حمد کے ساتھ اعلیٰ مثالیں رقم کرنے کا عہد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے: - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ

عَنِّي الْحَزْنَ وَ اَتَانِي مَا لَمْ يُوْتْ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ - اس خدا کی تعریف ہے جس نے میرا غم

دور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔

(تذکرہ صفحہ ۶۶۴ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

لیکن ان جذبات اور احساسات کو ہم نے وقتی نہیں رہنے دینا بلکہ دعا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ مثالیں رقم کرنے کا عہد کرنا چاہئے۔ ہم اس رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں جس نے عُمس اور یُسُر میں اللہ تعالیٰ سے وفا اور اس کی حمد کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔ آپ ابتدائی دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے۔ چنانچہ دیکھو مرادیں بھرا آئیں اور آپ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے لیکن کس حالت میں۔ اس بارہ میں ایک روایت ہے:-

ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوبکر نے مجھ سے بیان کیا کہ (فتح مکہ کے دن) جب آنحضرت ﷺ ”ذی طوی“ مقام کے پاس پہنچے تو اس وقت آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر کے پہلو سے اپنا چہرہ مبارک قدرے ڈھانکا ہوا تھا۔ اور مکہ کی فتح کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو عزت عطا فرمائی تھی، اس کی وجہ سے آپ نے اپنا سر مبارک اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے اس قدر جھکایا ہوا تھا کہ قریب تھا کہ آپ کی داڑھی مبارک پالان کے اگلے حصہ سے جا چھوئے۔

(سیرة ابن ہشام۔ ذکر فتح مکہ)

اس حالت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”عُلُوّ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کا عُلُوّ استکبار سے ملا ہوا تھا۔ دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپ نے اسی طرح اپنا سر جھکا یا اور سجدہ کیا جس طرح ان مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکہ میں آپ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا۔ جب آپ نے دیکھا کہ میں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپ کا دل خدا کے شکر سے بھر گیا اور آپ نے سجدہ کیا۔“

(الحکم ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲، ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۰۴ حاشیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو، حمد کے مضمون کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ اس بارہ میں کچھ

مزید احادیث بھی پیش ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن میں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ایک سو مرتبہ کہا، اُس کی سب خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں خواہ وہ سمندر

کی جھاگ کی طرح ہوں یعنی بہت زیادہ ہوں۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات باب فضل التسیح)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو ایسے کلمات ہیں جو زبان

پر بہت ہلکے ہیں لیکن میزان میں بہت بھاری ہوں گے اور خدائے رحمان کو بہت محبوب ہیں۔ وہ

کلمات یہ ہیں: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“۔

(صحیح البخاری۔ کتاب التوحید باب فی قول اللہ تعالیٰ ﴿وَنُضِعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾، کتاب الدعوات باب فضل التسیح)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز پکارا جائے گا کہ

حَمَّادُونَ کھڑے ہو جائیں۔ تو ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور ان کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا

جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہونگے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! یہ حَمَّادُونَ کون لوگ ہیں؟

اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء لابی نعیم جلد ۶ صفحہ ۶۲۔ صفوۃ الصلوٰۃ از عبدالرحمان بی علی بن محمد بن ابوالفرج جلد نمبر ۱)

صفحہ ۱۸۳)

اللہ کرے کہ اس جماعت میں کوئی ایسا فرد نہ ہو جو ان سے باہر ہو۔

کامیابی پر سجداتِ شکر بجالانے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام فرماتے ہیں:-

”واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالائے کہ

اس نے محنت کو اُکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھے گی

اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی، کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو

یاد رکھو عذابِ سخت میں گرفتار ہو گے۔

اس اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے

شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور

ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۸۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

”خالص احسان جو مخلوق میں سے کسی کام کرنے والے کے کسی کام کا صلہ نہ ہو مومنوں کے دلوں کو ثنا، مدح اور حمد کی طرف کھینچتا ہے۔ لہذا وہ خلوص قلب اور صحت نیت سے اپنے محسن کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اسی طرح بغیر کسی وہم کے جو شکر و شہدہ میں ڈالے خدائے رحمان یقیناً قابلِ تعریف بن جاتا ہے، کیونکہ ایسے انعام کرنے والی ہستی جو لوگوں پر بغیر ان کے کسی حق کے طرح طرح کے احسان کرے اُس ہستی کی ہر وہ شخص حمد کرے گا جس پر انعام و اکرام کیا جاتا ہے اور یہ بات انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ پھر جب اتمامِ نعمت کے باعث حمد اپنے کمال کو پہنچ جائے تو وہ کاملِ محبت کی جاذب بن جاتی ہے اور ایسا محسن اپنے محبوب کی نظر میں بہت قابلِ تعریف اور محبوب بن جاتا ہے اور یہ صفت رحمانیت کا نتیجہ ہے۔“

(اعجاز المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۵-۱۰۴)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ:- ”وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں میں اسی کی حمد ہوتی ہے۔ اور پھر حمد کرنے والے ہمیشہ اس کی حمد میں لگے رہتے ہیں اور اپنی یاد خدا میں محور ہتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر ہر وقت اس کی تسبیح و تہلیل کرتی رہتی ہے۔ اور جب اس کا کوئی بندہ اپنی خواہشات کا چولہا تار بھیکتا ہے، اپنے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کی راہوں اور اس کی عبادات میں فنا ہو جاتا ہے، اپنے اُس رب کو پہچان لیتا ہے جس نے اپنی عنایات سے اس کی پرورش کی وہ اپنے تمام اوقات میں اس کی حمد کرتا ہے اور اپنے پورے دل بلکہ اپنے (وجود کے) تمام ذرات سے اس سے محبت کرتا ہے تو اس وقت وہ شخص عالمین میں سے ایک عالم بن جاتا ہے..... ایک اور عالم وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے طالبوں پر رحم کر کے آخری زمانہ میں مومنوں کے ایک دوسرے گروہ کو پیدا کرے گا اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاَوَّلٰی وَالْاٰخِرَةِ میں اشارہ فرمایا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر دو احمدوں کا ذکر فرما کر ہر دو کو اپنی بے پایاں نعمتوں میں شمار کیا ہے۔ ان میں سے پہلے احمد تو ہمارے نبی احمد مصطفیٰ اور رسولِ مجتبیٰ ﷺ ہیں اور دوسرا احمد آخر الزمان ہے جس کا نام محسن خدا کی طرف سے مسیح اور مہدی بھی رکھا گیا

ہے۔ یہ نکتہ میں نے خدا تعالیٰ کے قول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے اخذ کیا ہے۔ پس ہر غور و فکر کرنے والے کو غور کرنا چاہئے۔

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۹)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو خلافت سے وابستہ رکھے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

”میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسل کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر از دیاد نعمت ہوتا ہے۔ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم: ۸)۔ لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ زیاد رکھے: ﴿إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾۔ (ابراہیم: ۸)

(خطبات نور۔ صفحہ ۱۳۱)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ ”نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ-

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ. وَاللَّهُ مُنِيرُ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. سَنَلْقَى فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ. إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ. وَانْتَهَى أَمْرُ الزَّمَانِ إِلَيْنَا. أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ“

ترجمہ: ”ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پروردگار بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ

خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کر لے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا۔ تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔“

(تذکرہ۔ صفحہ ۴۸۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

آخر پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے ایک دوست کے خط کا ذکر کیا تھا اس پر بعض دوستوں نے احباب نے بہت زیادہ ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔ میں اس دوست کو ذاتی طور پہ جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص خاندان کے مخلص فرد ہیں لیکن اپنی سمجھ کے مطابق جو انہوں نے سمجھا اس کا اظہار کیا۔ لیکن اس وجہ سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جماعت کے سامنے رکھ دوں کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر یہ ذکر مجلسی رنگ نہ اختیار کر جائے اور کہیں کوئی نادان ٹھوکر نہ کھائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت پھیل چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اس زمانہ میں اس نے ایم ٹی اے جیسی نعمت بھی ہمیں عطا فرمائی ہے، فوری رابطے کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے ایسی باتوں کا ذکر کرنا میری مجبوری ہے۔ خطوط کا ایک سلسلہ ہے جس میں حوصلہ دلایا جاتا ہے۔ جَزَاكَ اللّٰہ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ذات کے لئے مجھے مکمل حوصلہ ہے اور کوئی ایسی بات نہیں۔ لیکن جماعت کی خاطر بعض باتیں کہنی پڑتی ہیں۔ کہیں یہ ذکر آ جاتا ہے جذبات میں کہ یہ جماعت کے سامنے کہنے کی چنداں ضرورت نہ تھی، سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو اس بارہ میں نہایت پیار سے میں عرض کر دیتا ہوں کہ مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے اور سختی یا نرمی کے مواقع اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح جانتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دی ہوئی توفیق سے فیصلے کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے مطابق کام کرنے کی مجھے توفیق دے۔ لیکن پھر یہ بڑے پیار سے عرض کر دوں کہ جو جماعت کے لئے بہتر سمجھوں گا ضرور کہوں گا اور یہ کسی کو کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس کی ضرورت تھی یا نہیں تھی۔ جب کہہ دیا ہے تو جماعت کے مفاد میں ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا، علیم ہے، قدرتوں کا مالک ہے، وہ آپ ہی میرے دل سے خیال نکال دے گا۔ مجھے اس بارہ میں کسی کے اس تبصرہ کی ضرورت نہیں کہ کیوں کہا۔ ہاں حالات سے باخبر رکھیں تاکہ تربیتی نقطہ نظر سے جہاں کہیں کچھ کہنے کی ضرورت ہو کہہ سکوں۔ لیکن

آخر میں پھر ایک وضاحت کر دوں کہ اس بات کو ختم کریں، مزید خطوط میں ان کا ذکر نہ کریں۔ ہاں اپنے اخلاص، وفا اور پیار کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں اور اسی کی حمد کرتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے اس قافلے کو آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

